باب: 5

رَسُولٌ نَبِیٌّ

لفظ "نبی" عربی زبان میں " نَبَأ " سے نکلا ہے جس کے معنی خبر کے ہیں۔اور نبی،اللہ سے ملنے والی خبریں پہنچانے والی شخصیت کو کہتے ہیں۔جس طرح عربی کے حروف "رس ل" کے مادے سے "الرسالة " ہے جس کے معنی ہیں پیغام،اسی طرح " رسول" کے معنی ہیں خدا کے پیغامات پہنچانے والا یا پیغمبر۔عام طور پر نبی اور رسول یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں، لیکن "نبی" اس ہستی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے وحی دے کر بھیجا ہو اور "رسول" اس ہستی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت دے کر مخلوق میں مبعوث کیا ہو، تاکہ وہ لوگوں کو ان قوانین کی طرف بلائے۔لفظ رسول،اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ایسے پیغمبروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن پر کوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی ہو۔گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو ہدایت اور رہنمائی دینے کے لیے جن برگزیدہ بندوں کے ذریعے اپنا پیغام حق مخلوق تک پہنچایا انہیں نبی اور رسول کہتے ہیں اور ان کے منصب کو نبوت اور رسالت کہا جاتا ہے۔

اسلامی عقائد کی رو سے نبوت پر ایمان سے مراد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس تک تمام انبیاورسل کی نبوت اور رسالت کو برحق ماننا ہے۔کیوں کہ ہر نبی اور رسول اپنی اپنی جگہ اللہ کا بھیجا ہوا حق و صداقت کا کامل نمونہ رہا ہے اور ان سب نے ایک ہی مشن اور مقصد کی تکمیل کے لیے ایک ہی لائحہ عمل کے تحت کام کیا ہے۔

چند انبیاء کے نام قرآن و حدیث میں آئے ہیں،البتہ ان کی تعداد قرآن میں مذکور نہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ

{اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جس کا احوال تم کو بتایا گیا
اور کسی کا احوال نہیں بتایا گیا (40:78)}

Siddiqui Publications

نبی مکرمؐ سے انبیاء کی کل تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000) اور ایک روایت میں آتا ہے: دولاکھ چوبیس ہزار (224,000)۔ جب کہ رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ (313) ہے۔

نبی انسان ہوتا ہے، جسے اللہ تعالیٰ عہدہ نبوت کے لیے چنتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کے احکامات کی تبلیغ کرے۔ وہ کھانا کھاتا ہے، بازاروں میں چلتا ہے، عورتوں سے نکاح کرتا ہے، مگر بہت سی صفات میں عام انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے اور یہی اعلیٰ صفات انہیں دوسرے انسانوں سے الگ کرتی ہیں۔

"حقیقت محمدی" کو خالق و مخلوق کے درمیان "برزخ کبریٰ" کہتے ہیں، کیوں کہ حقیقت محمدی ہی تخلیق اول اور نور اول ہے جس سے پوری کائنات کی تخلیق عمل میں آئی ہے۔ وہی تخلیق کا نقطہ آغاز ہے، جس کا ایک سرا خالق سے جڑا ہے تو دوسرا مخلوق سے۔

ادھر اللہ سے واصل، ادھر بندوں میں بھی شامل

دعوت و تبلیغ، نبی و رسول کی اہم ذمہ داری ہے۔ نبی معصوم ہوتا ہے۔ وہ صغیرہ اور کبیرہ گناہ کے قریب بھی نہیں جاتا۔ غلطی سے پاک ہونا تبلیغ کی بنیادی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا کیوں کہ کوئی بھی شخص اللہ کا نمائندہ اور پیغام الٰہی کا ترجمان نہیں بن سکتا جو سچ نہ بولتا ہو۔ امانت، صداقت، حسن خلق اور اس جیسی دیگر صفات حسنہ اس میں موجود ہوتی ہیں۔ نبی، ذاتی اور عقلی کمالات پر فائز ہوتا ہے۔ نبی کے پاس معجزہ کی طاقت بھی ہوتی ہے جس کے ذریعے سے وہ عام لوگوں کو قائل کر سکتا ہے کہ انسانی قدرت سے باہر بھی کوئی طاقت موجود ہے۔ معجزہ کے ذریعے لوگ نبی پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ میں تھے اسی وقت سے امانت، صداقت، حسن خلق جیسی تمام صفات آپؐ میں پہلے ہی سے موجود تھیں اور اہل مکہ آپؐ کو ان صفات کے ساتھ پہچانتے تھے۔ اللہ نے چوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عہدہ نبوت عطا کرنا تھا اس لیے آپؐ میں یہ اعلیٰ صفات بدرجہ اتم عطا کی گئی تھیں۔ اسی طرح نبی کے ذاتی اور عقلی کمالات کے ضمن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اہل قریش میں جب حجر اسود کو اٹھا کر دیوار میں چننے کے لیے جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا اس وقت اس سنگین مسئلے کو بہ سہولت نمٹانا آنحضرتؐ کی ذکاوت و اور بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جہاں تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کا تعلق ہے، آپؐ پر نازل ہونے والی کتاب "قرآن مجید" بذات خود ایک معجزہ ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اس قوم میں پیدا ہوئے تھے جس کو اپنی فصاحت و بلاغت کا بڑا دعویٰ تھا۔ وہ خود کو "عرب" یعنی فصیح اور دوسروں کو "عجم" یعنی گونگا کہتے تھے۔

اسی لیے قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت،اس کا اسلوب اور اس کی تاثیر معجزہ بنائی گئی۔ عتبہ، عربوں کا بڑا سردار تھا جو فصاحت اور بلاغت میں ممتاز جانا جاتا تھا۔ ابو جہل نے اس کو مجبور کیا تھا کہ وہ قرآن شریف پر اعتراض کرے۔اور آخر کار اعتراض کیا تو کیا۔۔! بس اس نے کہا کہ یہ ایک "جادو" ہے۔اس کتاب میں ہزار تاثیروں کی ایک تاثیر یہ ہے کہ آج اس کے ماننے والے پوری دنیا کے گوشے گوشے میں موجود ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ القمر کی پہلی آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزہ کا ذکر ہے۔ یعنی شق القمر کا۔ کفار کے مطالبے پر نبی کریمؐ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے تھے۔ معراج شریف کا سفر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک شاندار معجزہ ہے۔نبی کریمؐ "براق" پر تشریف فرما ہوئے اور بیت المقدس پہنچے۔وہاں پہلے سب انبیاء علیہم السلام کی امامت کی، پھر ساتوں آسمانوں کی سیر اور اللہ تعالی سے ملاقات کے بعد زمین پر تشریف لے آئے۔لوگوں نے پوچھا، "فلاں قافلہ جو اس وقت مکہ اور بیت المقدس کے درمیان میں ہے آپ کو کس جگہ پر ملا؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مقام بتایا۔ قافلے نے واپسی پر اسی رات کو اس مقام پر قیام کی تصدیق بھی کر دی۔اس سفر سے پہلے آنحضرتؐ کے قلب مبارک کو فرشتوں نے کئی بار آب زم زم سے دھویا تھا۔اس عمل کو "شق صدر" کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی ہدایات اور اپنے احکام و فرامین بندوں تک پہنچانے کے لیے اپنے مخصوص بندوں کو ہی رسالت اور نبوت کے منصب پر فائز کرتا ہے۔اب یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ کی طرف سے ایک فرد متعین کیا جائے اور اس کو کچھ ذمہ داری دی جائے اور وہ فرد اس کو پورا نہ کرے! یہ ناممکن ہے کہ نبی یا رسول، اللہ کی دی ہوئی ہدایات بندوں تک نہ پہنچائیں یا اس میں سے کچھ کو چھپا لیں، یا اس میں ادنیٰ سی بھی تساہل سے کام لیں۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

مَّا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ

{رسول پر کامل احکام پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں،

اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔(05:99)}

اسی سورۃ میں اللہ تعالی ایک اور جگہ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

{اے برگزیدہ رسول! آپ کی طرف جو کچھ تمھارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے

وہ سب لوگوں کو پہنچا دیجیے(05:67)}

----- Ö -----